اپنی بات

شاعری کوفنون لطیفہ کی آبرو کہا گیا ہے۔صنف شاعری میں غزل کو جو مقام ومرتبہ حاصل ہے وہ شاعروں کے تخیل پرواز اوراس کے تنوع کی بدولت حاصل ہوا ہے۔غزل کی موسیقی ریز اور ترنم خیز بحروں کا بھی اس کی کامیابی، کامرانی اور دلوں میں گھر کر جانے والی لطیف کیفیتوں کے باوصف ایک بڑا حصّہ رہا ہے۔عموماً موسیقی کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ایک وہ ہے جو بحر اور آواز کے ارتعاش کی باقاعدہ منظم مشق ومزاولت سے پیدا ہوتی ہے، دوسری با معنٰی الفاظ کی ترتیب سے اُبھرتی ہے۔شاعری میں دونوں طرح کی موسیقی کا ادراک کلام میں شیرینی اور چاشنی پیدا کرتا ہے۔مترنم اور موسیقی ریز اشعار جلد یاد ہوجاتے ہیں۔اسی طرح یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شعر میں اظہارِ خیال کے لیے دو طریقے رائج ہیں۔ایک تخیلی اور دوسرا وجدانی۔شاعر کے دل میں جو خیالات آرہے ہیں، وہ فوراً شعر کا روپ دھار لیں اور شعر کے بنیادی اجزا سے بھی متصف ہوں، دوسرا شاعر کا وجدان جب جھوم اُٹھے اور اس کے خیالات ترنم ریز شعر میں ڈھل کر ذہن ودل میں اُتر جائیں تو ان کی کیفیت جدا ہوتی ہے اور اگر شاعر کے باطنی ادراک سے ظاہر ہوں تو ان میں جذبہ دروں کی فراوانی متاثر کن ہوتی ہے اور یہی وہ شاعرانہ شان اور امتیاز ہے جو بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔مبتدی شعرا کو اس جانب ضرور توجہ دینی چاہیے اور ایسے اساتذہ کا کلام بڑی تعداد میں یاد کرنا چاہیے تاکہ ان کے سامنے شاعری کے اسرار ورموز پوری طرح ظاہر ہوجائیں۔بلند خیالی کو ذہن ودل سے صفحۂ قرطاس پر اُتارنے کے لیے بلند فکری اور کشادہ قلبی بہت ضروری ہے۔شاعری کے اسرار ورموز اسی وقت اپنے پورے اسلوب کے ساتھ شاعر کے ذہن ودل پر وارد ہوتے ہیں، جب وہ پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہو اور باعتبار فن شاعری اس نے ردیف وقافیہ کا مطالعہ بھی کیا ہو۔آج مبتدی شعرا کی صورت حال یہ ہے کہ بہت جلد اس مقام پر پہنچنا چاہتے ہیں، جہاں ہمارے اساتذہ نے پہنچنے کے لیے کئی ہفت خواں طے کیے ہیں، تب جاکر انھیں وہ مقام ومرتبہ حاصل ہوا ہے، جس کو ہم نہ صرف بنظر استحسان دیکھتے ہیں بلکہ اس کو حاصل بھی کرنا چاہتے ہیں اور اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذّ بھی تہہ کرنا نہیں چاہتے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اساتذہ کے کلام سے کسب فیض کرنے کے ساتھ ساتھ شعر کی باریکیوں کو سمجھیں اور اساتذہ کی نگرانی میں شاعری کا آغاز کریں۔جب وہ فارغ الاصلاح قرار دے دیں پھر خود کو اس میدان میں آگے بڑھانے کی تگ ودو کریں۔

اردو اکادمی، دہلی کی سرگرمیاں اپنے پروگرام کے مطابق جاری ہیں اور اردو کے فروغ کے لیے اکادمی کی کوششیں بارآور ثابت ہوں، اس کے لیے اکادمی مصروف کار ہے۔

'ایوان اردو' کو آپ کے تاثراتی خطوط کا انتظار ہے، 'ایوانِ اردو' کو بہتر سے بہتر بنانے کی سمت میں ہم کہاں تک کامیاب ہیں، یہ ہمیں آپ کے خطوط سے ہی معلوم ہوتا ہے اس لیے مطالعے کے بعد تھوڑا وقت اپنے تاثرات کو ہم تک پہنچانے کے لیے بھی صرف کریں۔

اردو اکادمی، دہلی کے وائس چیئرمین، سکریٹری، اراکین گورننگ کونسل اور کارکنان کی جانب سے 'ایوانِ اردو' کے قارئین کو عید الفطر کی بہت بہت مبارکباد۔

—ادارہ